چنگ ہو۔ چین کا عظیم مسلمان امیر البحر

سیّد قدرت اللہ فاطمی

چنگ ہو (CHENG HO) چین کی طویل و شاندار تاریخ کے سب سے عظیم امیر البحر اور چینی مسلمانوں کے سب سے زیادہ نامور گھرانے کے ایک عظیم ترین فرد تھے۔

چنگ ہو۔ سانی ہو جبر (SAN HO CU IN) یعنی چینی تلفظ کے مطابق سیّد حاجی کا اصلی نام نہ تھا بلکہ یہ وہ نام تھا جو انہیں چینی فغفور ینگ لو (YUNG LO) نے ازراہِ تلطفِ خسروانہ مرحمت کیا تھا۔ امیر البحر سید حاجی تاریخ میں ایک اور نام سے بھی مشہور ہیں اور وہ ہے۔ سن پاؤ کنگ (SAN PAO KUNG) یہ وہ لقب ہے جو جنوب مشرقی ایشیا میں آباد چینیوں نے انہیں بخشا ہے۔ اسی نام سے وہ ان کی پرستش کرتے ہیں راقم الحروف نے ملایا اور تھائی لینڈ میں کئی چینی مندروں میں ان کی مورتی رکھی دیکھی ہے۔ پُرلطف بات یہ ہے کہ ان مندروں کے مہنتوں نے بڑے فخر اور جوش سے راقم الحروف کو یہ بتایا کہ ہم یہاں لحمِ خنزیر بالکل نہیں آنے دیتے، یہاں تک کہ سور کی چربی کی بنی ہوئی عام موم بتیاں لانے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سن پاؤ کنگ (یعنی تین جواہر کے مالک دیوتا) مسلمان تھے، ان کی روح اس ناپاک چیز سے یقیناً ناخوش ہوگی۔ اب، بودھ مت کے ان سادہ لوح اور ضعیف الاعتقاد پیرووں کو یہ کون سمجھاتا کہ اس عظیم امیر البحر کی روح یقیناً اس سے خوش نہ ہوگی کہ

اُن کے نام کی مورتیاں پوجی جائیں ؟ یہ سمجھنا ان کے لئے اس وجہ سے اور زیادہ مشکل تھا کہ اُن کے مسلمان پڑوسی دوسرے مسلمان اکابر کی قبروں اور دوسرے آثار کی پرستش میں اِن بودھوں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

سید حاجی کا خاندان چینی تاریخ میں اپنی اسلام پرستی اور وطن دوستی کے لئے ممتاز ہے۔ ان کے والد اور ان کے دادا دونوں ہی حاجی تھے۔ بچے کا نام کسی نیک ساعت میں حاجی رکھا گیا تھا اس امید پر کہ یہ بڑا ہو کر حج بیت اللہ کی نعمت سے مشرف ہوگا۔ اور جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھیں گے یہ بچہ اسم بامسمّیٰ ثابت ہوا۔ سید حاجی کے اسلاف میں سب سے نامور ہستی سان شودین یعنی شمس الدین عمر کی ہے جو سائی تین چی یعنی السید الصینی اور رشید الدین کی ہمعصر فارسی تاریخ میں السید الاجلّ اور چینی تاریخوں میں شہزادہ شین یانگ (HSIEN - YANG) کے لقب سے مشہور ہیں۔ شمس الدین عمر بخاری سید تھے اور ان کا سلسلۂ نسب پیران پیر (چینی تلفظ کے مطابق (PIA-AUN-PO-ER) حضرت عبدالقادر جیلانی رح تک جا ملتا ہے۔ چین کے منگول خاندان کے بادشاہوں نے ان پر انعام و اکرام کی بارش کر دی تھی۔ اور وہ اس خاندان کی سیادت کے عرصہ میں وزارت جنگ، وزارتِ خزانہ اور دوسرے اہم اور اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ لیکن انہیں شاید سب سے زیادہ کامیابی یُون نان کے صوبیدار کی حیثیت سے حاصل ہوئی۔ اس صوبے میں آج تک مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے اور شمالی برما میں اسلام کی آمد کی تاریخ بھی ان کی صوبیداری کے دور سے جا ملتی ہے۔ اس صوبے میں انہوں نے اپنی ایسی شہرت چھوڑی ہے کہ یہاں کے بودھ باشندے چنگ ہو کی طرح انہیں بھی اپنا دیوتا مانتے اور ان کی مورتی کی پرستش کرتے ہیں۔

چین کے عظیم خاندانِ منگ کے بانی ہُو انگ وُو کے عہدِ حکومت کے چوتھے سال، ۱۳۷۱ء میں چنگ ہو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا انتقال اس وقت ہو گیا جب کہ یہ ابھی بارہ سال کے نوخیز لڑکے تھے۔ یہ زمانہ چین کی تاریخ میں بڑے سیاسی انقلاب کا تھا۔ اس یتیم لڑکے نے اس وقت کی سیاسی تبدیلیوں میں نمایاں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور بہت جلد چین کے شمال مغربی سرحدی صوبوں میں امن بحال کرنے اور منگ خاندان کی حکومت قائم کرنے میں بڑا نام پیدا کیا۔ ان کی اِن خدماتِ جلیلہ کے عوض شہنشاہ نے انہیں مختلف انعام و اکرام سے نوازا۔ اہم بات یہ ہے کہ اس تقرب سلطانی

سے انہوں نے اپنے ہموطن مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لئے بہت سی شاہی مراعات حاصل کیں. جن کی ایک یادگار چینی زبان کا وہ کتبہ ہے جو سیان فو مسجد میں اب تک اس کی یاد کو تازہ رکھتا ہے. (اس کتبے کی تصویر مع ترجمہ اس مضمون کے ساتھ شامل ہے)

۱۴۰۳ء میں ہونگ وو کا انتقال ہوگیا اور اس کی جگہ ینگ لو تخت نشین ہوا. شہنشاہ ہونگ وو نے اپنے دورِ حکومت میں چین کے اتحاد، چینی حکومت کے استحکام اور چینی تہذیب و تمدن کے احیا کے لئے بنیادیں استوار کردی تھیں. اس کے جانشین نے ان بنیادوں پر چین کی بین الاقوامی سیاسی اور تجارتی فوقیت کی عمارت کھڑی کرنی شروع کی. بیرونی ممالک سے سیاسی اور تجارتی روابط قائم کرنے کے لئے اس نے عظیم پیمانے پر جدّوجہد کا آغاز کیا. اس مقصد کی تکمیل کے لئے اس نے چینی بحری بیڑے کی قیادت چنگ ہو کے ہاتھوں میں دی. اس اہم اور عظیم منصوبے کی تکمیل کے لئے چین کے بودھ شہنشاہ کا ایک مسلمان کو منتخب کرنا حیرت انگیز بات ہرگز نہ تھی. کیونکہ چین میں جہازرانی اور بحری تجارت کو فروغ دینے والے عرب اور ایران کے مسلمان ملک التجار ہی تھے. اور منگ خاندان سے پہلے منگول خاندان کے شہنشاہوں نے اپنی بحری مہموں کے لئے بھی ایک مسلمان قائد ابوالشوقین (P'U-SHOU-KIN) ہی کا انتخاب کیا تھا.

۱۱ر جولائی ۱۴۰۵ء کی وہ یادگار تاریخ تھی جب کہ امیر البحر سید حاجی چنگ ہو باسٹھ بڑے جہازوں کا بیڑہ لیکر چلے. اس جنگی بیڑے میں ستائیس ہزار آٹھ سو سپاہ سوار تھی. یہ بیڑہ کمبوڈیا، تھائی لینڈ، ملایا، جاوا، سماٹرا، ہوتا ہوا ہندوستان کے مغربی ساحل پر کالی کٹ کی بندرگاہ تک پہنچا. اپنی اس طویل بحری تاخت میں یہ بیڑہ مختلف ممالک کی سیاست پر اثر انداز ہوا. لیکن اس کا سب سے بڑا کارنامہ ملاکا میں پرمیسورا نامی جاوا کی ہندو مجاپہت سلطنت کے مفرور شہزادے کی حکومت کا قیام تھا. آگے چل کر ملاکا کی یہ سلطنت جنوب مشرقی ایشیا میں اسلام کا سب سے بڑا ستون بن گئی اسی پرمیسورا کے جانشین سلاطین کے عہدِ حکومت میں اسلامی تہذیب و تمدن کا مشرقِ بعید میں سب سے درخشاں دور شروع ہوا.

دو سال بعد چنگ ہو پھر اپنا عظیم بیڑہ لے کر چلے. اس مرتبہ انہوں نے خاص طور پر بورنیو اور لنکا کے جزیروں کے کنارے قیام کیا. لنکا میں ان کے مختصر لیکن سیاسی لحاظ سے اہم قیام کی یادگار

ایک کتبہ ہے جو چینی، تامل اور فارسی زبانوں میں ہے۔ اس کتبے میں یہ درج ہے کہ مہاتما بدھ کے دندانِ مقدس، ہندوؤں کے اوتار اور حضرت آدم علیہ السلام کے قدم مبارک کے آثار پر چینی شہنشاہ کی جانب سے نذر ہائے عقیدت پیش کرنے کے لئے چنگ ہو نے حاضری دی۔ چینیوں کی روائتی مذہبی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے بدھ مت کے پیرو چینی شہنشاہ نے بودھ، ہندو اور مسلم زیارت گاہوں کے لئے جو تحائف بھیجے تھے وہ تینوں کے تینوں بالکل یکساں تھے۔ ان میں شہنشاہ کے اپنے بودھ مذہب کی مقدس زیارت گاہ کو کوئی ترجیح نہیں دی گئی تھی۔ راقم الحروف نے اپنی لنکا کی مختصر سیاحت کے دوران کولمبو کے عجائب خانے میں چینی، تامل اور فارسی زبانوں کا یہ عجیب و غریب کتبہ دیکھا تھا افسوس یہ ہے کہ زمانہ کے ظالم ہاتھوں نے اس کتبے کے نقوش اس قدر دھندلے کر دئے ہیں کہ اس کی کوئی ایسی تصویر نہ لی جا سکی جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو۔

۱۴۰۹ء میں چنگ ہو کا تیسرا بحری سفر شروع ہوا۔ اس مرتبہ چنگ ہو نے جزیرہ نمائے ملایا کے ساحلوں پر زیادہ سرگرمی دکھائی۔ اس کی تمام چھوٹی بڑی بندرگاہوں پر چینی بیڑا لنگر انداز ہوا۔ ملاکا میں چنگ ہو نے کچھ دنوں قیام کیا۔ اور وہاں کے بادشاہ کو جسے چند سال قبل اس نے تخت نشیں کیا تھا چینی شہنشاہ کی طرف سے مہر سلطنت اور خلعت بخشا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس انعام و اکرام کا اثر ملاکا کے بادشاہ پر بہت گہرا پڑا۔ پرمیسورا کے چنگ ہو کے ہاتھوں مسلمان ہونے کی شہادت تو تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتی۔ لیکن چین کی ہم عصر معتمد تاریخوں میں یہ درج ہے کہ چنگ ہو کے اس سفر کے فوراً بعد ۱۴۱۱ء میں ملاکا کا بادشاہ، اپنی ملکہ اور پانسو درباریوں کے ہمراہ چینی دارالسلطنت پہنچا، جہاں اس کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا اور اس کی اور اس کے درباریوں کی ضیافت کے لئے پیکن کی کونگ لوک (KWONG LOK) مسجد سے خاص طور پر حلال گوشت منگایا جاتا رہا چینی تاریخوں کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۴۱۱ء میں یہ ہندو بادشاہ مسلمان ہو چکا تھا۔ اغلب یہ ہے کہ اس کا یہ قبولِ اسلام چنگ ہو کے زیرِ اثر ہو جس نے اس کے تخت کو سیامی حملوں سے محفوظ کر کے مستحکم کیا تھا۔

۱۴۱۳ء میں چنگ ہو اپنے چوتھے بحری سفر پر روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ ان کی منزل وہ مبارک مقام تھا جس کی زیارت کی آرزو میں ان کے والدین نے ان کا نام ہی حاجی رکھا تھا۔ چنانچہ اس دفعہ ان کے ہمراہ چند نامور مسلمان عالم بھی تھے، جن میں سے ایک سیان فو کی مسجد کے خطیب اور ایک مشہور مسلمان

مورخ ماہوان (MA HUAN) تھے، جنہوں نے اپنا سفرنامہ قلمبند کیا ہے۔ اس سفر کے دوران چنگ ہو اور ان کے ساتھیوں نے مشرقی پاکستان کی سرزمین کی بھی سیاحت کی۔ اس زمانے میں بنگال پر الیاس شاہی حکومت قائم تھی، جو مسلم بنگال کی تاریخ کا ایک بہت ہی درخشاں باب ہے چنگ ہو کا بیڑہ جاٹی گان (یعنی چاٹگام) اور سنار گام (یعنی موجودہ ڈھاکہ کے قریب اسلامی عہد کی ایک پرانی بندرگاہ جس کے اب کھنڈر بھی ختم ہوتے جا رہے ہیں) میں لنگر انداز ہوا۔ ماہوان اور دوسرے چینی مورخوں نے اس دور کے مشرقی پاکستان کی دولت و ثروت اور تہذیب و تمدن کی دلکش تصویریں کھینچی ہیں۔ ماہوان لکھتے ہیں کہ "اس سلطنت میں فصیلوں کے ذریعہ محفوظ شہروں کی کثرت ہے۔ یہ ایک وسیع سلطنت ہے جس میں پیداوار اور انسانوں کی آبادی دونوں کی کثرت ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہیں اور اپنے بیوپار میں بڑے سچے اور ایماندار واقع ہوئے ہیں۔ ان میں جو متموّل ہیں وہ جہاز سازی کا کام کرتے ہیں، ان کے بنائے ہوئے جہازوں کی بیرونی ممالک میں بڑی مانگ ہے۔ ان میں بہت سے اصحاب تجارت میں مصروف ہیں اور خاصی تعداد زراعت کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے ان میں بہت سے دستکار بھی ہیں"۔ مشرقی پاکستان کی دستکاریوں میں سے کپڑا بننے اور کاغذ بنانے کی صنعتوں کی ان چینی سیاحوں نے بڑی تعریف کی ہے۔ کپڑے کے بارے میں ان کا کہنا یہ ہے کہ "یہ کپڑا کاغذ جیسا باریک ہوتا ہے لیکن بہت مضبوط اور پائیدار"۔ کاغذ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہاں کا بنا ہوا کاغذ ہرن کی کھال کی طرح چکنا اور مضبوط ہوتا ہے"۔ ان چینی مہمانوں کا مشرقی پاکستان کی دستکاری کی تعریف کرنا بہت معنی خیز ہے۔ کیونکہ چینی خود دنیا کے بہترین دستکار ہیں اور کاغذ (یہ لفظ خود چینی اصل کا ہے) تو چینی ایجاد ہے۔ جو مسلمانوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلی۔ چین کی کاغذ کی صنعت کا جنگ تالاس (۷۵۱ء) کے بعد سمرقند اور دوسرے اسلامی شہروں میں پھیلنا مسلمانوں کی علمی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ جو خود تفصیل و تشریح کا محتاج ہے۔

۱۴۱۷ء میں خلیج فارس کے اسلامی بحری مستقر ہرمز اور بحیرہ عرب کے مستقر عدن کو روانہ ہونے سے قبل چنگ ہو نے خصوصیت کے ساتھ چین کی قدیم بندرگاہ چوآن چو کی زیارت کی۔ یہاں کی لنگ شان نام کی پہاڑی پر چینی مسلمانوں کی مشہور زیارت گاہ ہے جہاں چینی عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی مدفون ہیں۔ دو اور صحابیوں کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کینٹن (CANTON) کی

بندرگاہ کے قریب محو آرام ہیں۔ عہدِ رسالت میں اسلام کے چین تک پہنچ جانے کی یہ داستانِ دل آویز تو کسی اور صحبت میں سنائی جائیگی۔ اس وقت قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ چوآن چو میں صحابہ کے مزار پر حاضری دینے کی یادگار ایک کتبے کی شکل میں اب بھی موجود ہے۔ (جس کا چربہ اس مضمون کے ساتھ درج ہے۔)

۱۴۲۱ء میں چینگ ہو اپنے چھٹے اور ۱۴۳۱ء میں ساتویں بحری سفر پر روانہ ہوئے۔ ان دونوں بحری سفروں کی منزل مشرقی افریقہ کا ساحل تھی۔ چینگ ہو نے سمالیہ کی بندرگاہ مقدیشو تک بحری تاخت کی عجیب بات یہ ہے کہ ساڑھے پانسو سال بعد چین ہی کے دوسرے عظیم مدبر مسٹر چو این لائی کے حالیہ دورہ افریقہ کی انتہائی جنوبی حد بھی موجودہ آزاد مسلم حکومت کے دارالسلطنت مقدیشو ہی تک تھی۔

۱۴۳۵ء میں سید حاجی چینگ ہو اپنے آخری سفر، سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے اور اعلیٰ علیین میں اپنے اسلاف سے جا ملے۔ رحمہ اللہ۔

اس عظیم مسلمان ملاح اور مدبر کے یہ سات بحری سفر جہازرانی کی عالمی تاریخ کے سات بڑے ستون ہیں۔ اس امیر البحر نے واسکوڈا گاما (VASCO DA GAMA) کے ۱۴۹۸ء میں ہندوستان پہنچنے سے تقریباً ایک صدی قبل اور ۱۵۸۸ء میں اسپین کے آرمڈا (ARMADA) کے جزائر برطانیہ کے گرد حصار کرنے سے ڈیڑھ سو سال پہلے چین سے لیکر مشرقی افریقہ تک کے سمندروں میں تلاطم برپا کردیا تھا۔ اس کے بحری کارناموں کے آگے واسکوڈا گاما اور آرمڈا کی بحری تاخت ماند پڑجاتی ہے۔

ان کے انتقال کے بعد چینی کوئی دوسرا چینگ ہو پیدا کرسکے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب کے نَو دَولیتے استعمار پسند مشرق کے سمندروں اور ساحلوں پر چھا گئے۔ اور اہلِ مشرق اسی خیال میں مگن رہے کہ

"بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است"

لیکن سمندر کے خطروں سے ڈرنے والوں کو بالآخر کناروں کی سلامتی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ پانی پر حکومت کرنے والے ہی آخرکار خشکی پر بھی حکمران ہوتے ہیں۔

ضمیمہ (الف)

سیان فُو کی مسجد کا کتبہ

تسنگ چن سو مسجد واقع سیان فو کے چینی کتبے کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"شہنشاہ ہونگ ؤو کے سنہ جلوس کے پچیسویں سال [مطابق ۱۳۹۲ء] کے تیسرے مہینے کی ۲۰ تاریخ کو سائی ہوجہ [سید حاجی] نے، جو سائی تین چہ [سید الصینی] شہزادہ شین یانگ کے ساتویں پشت میں وارث ہیں، فغفور اعظم کے حضور میں باریابی پاکر مندرجہ ذیل فرمان حاصل کیا۔

"حکم دیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کے پیرو ہر کنبے کو چاندی کے سکّے کے پچاس توڑے اور سوتی کپڑے کے دو سو پارچے عطا کئے جائیں اور یہ کہ حسب تفصیل آئندہ دو مسجدیں تعمیر کی جائیں۔ ان میں سے ایک صوبہ ینگ تین کے شہر نانکنگ کی شاہراہ سان شان کے مقام تنگ تسو فانگ پر ہو۔ اور دوسری صوبہ شن سی کے ضلع سیان فُو کے شہر چانگ آن کی شاہراہ تسو آو پر ہو۔ اور یہ کہ اگر یہ مسجدیں مرمت طلب ہو جائیں تو ان کی مرمت کرنے کی اجازت ہو۔ اور یہ کہ اس مذہب کے ہر پیرو کو تمام اضلاع، اعمال اور صوبجات میں سفر کرنے اور تجارت کی اور محصول کی چوکیوں اور دریا کے پلوں پر سے بلا روک ٹوک گزرنے کی کھلی آزادی ہو۔"

یہ کتبہ شہنشاہ ینگ لو کے سنہ جلوس کے تیسرے سال [مطابق ۱۴۰۵ء] کے دوسرے مہینے کی ۲۰ تاریخ کو تحریر کیا گیا۔"

ضمیمہ (ب)

صحابہ کے مزار واقع چوآن چو کا کتبہ

بندرگاہ چوآن چو کے مشرقی دروازے کے باہر لِن شان کی پہاڑی پر واقع مزار کے چینی کتبے کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

"فغفورِ اعظم کے فرمان کے بموجب امیر البحر چنگ ہو ہرمز اور دوسرے ممالک کے سرکاری دورے پر روانہ ہوتے ہوئے شہنشاہ ینگ لو کے سنہ جلوس کے پندرھویں سال [مطابق ۱۴۱۷ء] کے پانچویں مہینے کی ۱۶ تاریخ کو اس مزار پر حاضر ہوئے، لوبان جلایا اور اپنے سفر کی سلامتی کی دعا مانگی۔

مقامی حاکم بو ہاکہ نے یہ کتبہ نصب کیا۔"